تحریک قرآن اور ترجمان القرآن

از

جناب مولوی ابو محمد مصلح صاحب سابق ایڈیٹر ترجمان القران

تحریک قرآن سے ملک آشنا ہو چکا ہے۔ اور قریب قریب ہر طبقہ کے افراد عملاً اس میں شرکت فرما چکے ہیں۔ آیندہ اگر خدا کو منظور ہے تو بہت جلد ایک تنظیمی شکل پیدا ہو جائے گی اور پھر وہ جس سے چاہے گا اس سلسلہ میں کام لے گا۔

تحریک قرآن اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے اس کے اصول و فروع پر بحث کے لئے مستقل تصنیف کی ضرورت ہے۔ الاصلاح سہسرام، مذہب کلکتہ اور سلسلہ اشاعت قرآن حیدر آباد دکن کے تقریباً پانچ ہزار صفحات تحریک کے متعلقات اور توضیحات سے لبریز ہیں۔

نفس تحریک کوئی نئی چیز نہیں لیکن جس شکل میں اس چودھویں صدی کے اندر اس کو پیش کیا گیا ہے وہ یقیناً جملہ تحریکاتِ ماضی وحال سے اپنے رنگ میں جدا ہے اور یہی اس کی خصوصیت ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ اب تک جو کچھ لکھا جاتا رہا ہے اس میں پندرہ آنے سے زیادہ محرک کے خیال کی ترجمانی ہوتی رہی ہے لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ دوسرے اہل قلم حضرات کے خیالات سے بھی عوام کو آگاہ کیا جائے۔ اور اس طرح ایک ایسی جماعت پیدا ہو جائے جو صرف قرآن مجید کے متعلق سوچے اور اسی کے متعلق لکھے تاکہ مسلمانوں میں تحرکی پیدا ہو جائے۔

الحمد للہ ترجمان القرآن کے اجرا نے بہت جلد عملی شکل اختیار کی اور مولانا ابو الاعلیٰ مودودی جیسی شخصیت کے ظاہر و باطن کو مستقل طور پر خدا نے اس کے لئے منتخب فرما لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

شفیق مکرم مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کا ارگن اخبار الجمعیۃ جس خوبی اور جس قابلیت کے ساتھ آپ کی ادارت میں نکلتا رہا ہے اس سے عوام اور خواص سب ہی واقف ہیں اور خوش قسمتی سے ذاتی طور پر جن سے آپ کی ملاقات ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ الجمعیۃ اور ترجمان القرآن کی اڈیٹری کے لئے کس قدر صحیح انتخاب کا لفظ صادق آتا ہے۔ تصنیف کے اندر مصنف کی روح موجود ہوتی ہے اور قارئین کے اندر ایک حیثیت سے وہ حلول کر جاتی ہے۔ اس لئے اب ترجمان القرآن بھی مولنا ابوالاعلیٰ مودودی کے ظاہر و باطن اور قول و فعل کا آئینہ ہوگا اور پھر اس سے وہی مدعا حاصل ہوگا۔ جو اول روز سے نصب العین قرار پا چکا ہے۔ تحریک قرآن کی کامیابی کے سلسلہ میں سب سے پہلے دو کام کرنا طے پایا تھا۔ ایک تو فضا کا قرآنی فضا بنانا۔ دوسرے اشخاص کا پیدا کرنا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ وہی کر سکتا ہے جو ہمہ قرآن ہو جس کے قول و فعل میں مطابقت ہو اور جس کا وظیفۂ حیات قرآن قرار پا چکا ہو۔

جیسا کہ کہا گیا ترجمان القرآن اسی مقصد عزیز کے حصول کے لئے جاری کیا گیا اور اس کے صفحات پر اسی امر کی کوشش کی گئی اور آیندہ بھی اس کا نصب العین یہی رہے گا اور خواہ اس کیلئے کتنی ہی زیادہ قیمت دینی پڑے سودا مہنگا نہ ہوگا۔ کیونکہ جو مقابلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو قلعہ بھی سر کیا جا سکتا ہے جبھی دنیا کو بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور جو باغ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ میدان کے صاف کرنے کے بعد زمین کے ہموار کر لینے کے بعد اور جان نثاروں کو صف میں لا کھڑا کرنے کے بعد پس اب یہی قرآنی فضا کا پیدا کرنا اور اشخاص کا مہیا کرنا ہی تحریک کی کامیابی کے لئے وقت کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔

"ترجمان القرآن" مجلس تحریک قرآن مجید ممالک محروسہ سرکار عالی کا پرچہ ہے۔ اور اس کے سب سے پہلے حامی و مددگار جناب نذیر جنگ بہادر ہیں۔ اور مجلس کے صدر جناب نواب سیف نواز جنگ بہادر

اور معتمد جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر ہیں نیز ارکان میں بھی ایسے لوگ شریک ہیں جن کی ہر قسم کی اعانت ترجمان القرآن کے ساتھ رہی ہے اور رہے گی۔ اور جس سلطنت کے مرکز سے یہ شایع ہو رہا ہے اس کا دست اعانت تو معلوم نہیں کس کس گوشہ تک پہونچا ہوا ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ کائنات کے سب سے زیادہ مقدس کام اور دنیا کی سب سے زیادہ اہم اور ضروری تحریک اس سے محروم رہے اگرچہ دوسروں کی طرح اس کو نعوذ باللہ ایک دوسرا خدا نہیں بنالینا ہے۔ اور جا و بیجا امداد پر ہی منحصر نہیں کر دینا ہے لیکن قرآن کی شان کو برقرار رکھتے ہوے وقت آجائے تو سب کچھ قرآن کے لئے حاصل کر لیا جاسکتا ہے۔

"اب تک تحریک قرآن" اور ترجمان القرآن وغیرہ کو نہ تو امور مذہبی نے نوازا ہے اور نہ تعلیمات نے اور نہ ہی اس کے لئے کوشش کی گئی لیکن شاید یہ سب کچھ قدرت نے آیندہ کے لئے اٹھا رکھا ہو۔ اور مودودی صاحب اس سے وہ سب کچھ کر دکھائیں جس کے لئے دنیائے اسلام ہی نہیں بلکہ اقوام عالم بھی بےچینی کے ساتھ منتظر ہیں۔

ترجمان القرآن کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی اور اب محرم الحرام ۱۳۵۲ھ سے نئے قالب اور نئی روح کے ساتھ مولٰنا ابو الاعلیٰ مودودی اپنی ادارت میں ملک و قوم کے سامنے پیش فرما رہے ہیں اس لئے میری تمنا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر ان کو ان کے مقاصد عالیہ میں ہر طرح کامیاب فرمائے۔

ترجمان القرآن میں ہمارا خمیر بھی شریک ہے اس لئے اس درس روحانیت دینے والے رسالہ سے روحانی تعلق ہمیشہ باقی رہے گا۔ اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے جو کچھ کیا جائے گا وہ اپنا ہی عاقبت کا سود ہو گا۔